یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہو سکینگے

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۲۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ للعہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس
ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

امرتسر کا واٹر ورکس (قابل توجہ گورنمنٹ) ... ۱
معذرت ... ۲
خطاب بعلم ... ۲
قادیانی مشن (خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی) ... ۲
ہندوؤں کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں ... ۳
اچھا ہنر وا داشو در ہوئے تباہ ... ۴
ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ نمبر ۹ ... ۴
ایک سوال بابت قیام در میلاد کا جواب ... ۵
پیشگا نہیں (نظم) ... ۶
تعاقب بر رسالہ مو باف ... ۶
مرثیہ مولانا سید عرفان صاحب مرحوم ٹونکی ... ۷
انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب ... ۸
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں ... ۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ ... ۱۱
فتاوے ... ۱۲
متفرق نوٹ ... ۱۳
انتخاب الاخبار ... ۱۴
اشتہارات ... ۱۵ و ۱۶

امرتسر کا واٹر ورکس
قابل توجہ گورنمنٹ

گورنمنٹ پنجاب کو امرتسر شہر کی صفائی اور صحت کا جو خیال ہے وہ خود اس سے ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ایک بہت بڑی رقم امرتسر کی سڑکوں اور نالیوں کی درستی کے لئے عطا کی جس کے لئے اہالی امرتسر گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں۔ مگر آج جس امر کی بابت ہم گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں وہ پانی کا انتظام ہے۔

میونسپل کمیٹی نے ابتدا میں سب سے کم محصول ۶ ر ماہوار رکھا تھا اس کے بعد ۹ ر ماہوار کیا۔ اب ایک نوٹس شائع ہوا ہے کہ آئندہ ۱۲ ر ماہوار لیا جائیگا۔ اس نوٹس میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ کی منظوری سے ایسا کیا گیا ہے اس لئے ہم بھی اس کے نقصان گورنمنٹ ہی کے گوشگزار کرتے ہیں۔

حفظان صحت میں پانی کو جس قدر دخل ہے اور کسی چیز کو اتنا نہ ہوگا۔ کھانے میں پینے میں غرض ہر طرح سے پانی ہی ایک چیز ہے جو بقاعدہ علم ڈاکٹری انسان کی صحت پر اثر رکھتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی نے بایما گورنمنٹ امرتسر میں پانی کے نل جاری کرائے مگر اس کے حصول میں جو وقتیں پیدا کی جاتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ میونسپل کمیٹی اس چشمۂ رحمت کو عام کرنا نہیں چاہتی بازاروں میں تو نل لائن لگوائے ہیں مگر کوچوں میں نہیں لگوائی حالانکہ کوچوں میں پانی کی جس قدر ضرورت ہے وہ بازاروں میں نہیں کمیٹی مجبور کرتی ہے کہ کوچوں میں لگوانے والے اپنی لاگت سے لگوائیں مابہ مقام غور ہے کہ بازاروں میں جہاں پانی نالیوں کے دھونے اور بازاروں پر چھڑکاؤ کرنے میں خرچ ہو وہاں تو

گلزار احمدی - یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے قیمت اصلی ہر سہ جلد للعہ رعایتی سے (مینیجر)

ahmadimuslim.de

کمیٹی سیل لائن کا انتظام کرے اور گلیوں میں نہ کرے جہاں کا پانی کھانے اور پینے میں صرف ہو۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ کمیٹی نے واٹر ورکس کی اصلی غرض کو مدنظر رکھا ہے اور اس طریق سے پانی اپنے اصلی کام میں صرف ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ فیس چند دنوں میں دوگنی کر دیگئی ہے اور گلیوں کے فرش بڑی لاگت سے بنوائے گئے تو اس صورت میں کس کو ہمت ہو گی کہ سیل لائن اپنی لاگت سے لگوائے۔

کمیٹی عذر کرتی ہے کہ موجودہ فیس میں اخراجات پورے نہیں ہوتے مگر یہ نہیں سوچتی کہ اخراجات تو اس لئے پورے نہیں ہوتے کہ واٹر ورکس کی تکمیل نہیں ہوئی جو گلیوں میں لگنے سے ہوگی۔ نہ وہ گلیوں میں سیل لائن لگوا دیگی نہ تکمیل ہوگی۔ جب تک تکمیل نہ ہوگی آمدنی نہ بڑھیگی۔

امید ہے گورنمنٹ اس امر پہ کافی غور کر کے کمیٹی کو گلیوں میں سیل لائن لگوانے اور فیس کو کم کرنیکی ہدایت کریگی تاکہ جو فائدہ واٹر ورکس کا سوچا گیا ہے وہ پوری طرح سے حاصل ہو سکے

معذرت

چونکہ نامہ نگاروں کے مضامین دیر سے آئے تھے۔ نیز اس ہفتے میری طبیعت ناساز رہی اس لئے خود کوئی مضمون نہیں لکھ سکا بلکہ انہی مضامین کو دیکھ بھال کر ترتیب دیدیا۔ (اڈیٹر)

خطاب بہ مسلم

یہ ایک نظم ہے جو مولوی الف دین صاحب وکیل راولپنڈی نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر پڑھی تھی صاحب موصوف کی فرمائش سے اس کے چند اشعار اہلحدیث میں درج ہیں خدا قبول فرماوے۔

(ایڈیٹر)

مسلمانو! کہاں اب ہیں وہ عظمت کے نشاں باقی
سبق آموز عبرت ہے تمہاری داستاں باقی
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ پہ تھے رحم دل باہم
تمہاری نرمی وگرمی سے تھا نظم جہاں باقی
جب اس نرمی وگرمی پر حکومت تھی فراست کی
تھے اقلیم سیاست میں تمہیں تم حکمراں باقی
تھا قرآں ہاتھ میں تکبیر لب پر درد سینے میں
نہ تھا روئے زمیں پر کوئی اپنا ہمعناں باقی
جھکا اللہ کے آگے جھکایا ساری دنیا کو
یہ راز عظمت مسلم تھا سجدہ میں نہاں باقی
کمال عبدیت میں تھا جلال سلطنت مضمر
یہ نکتہ سیرت احمد سے ہے یکسر عیاں باقی
وہ احمد ہیں رسول کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ عالم میں
عیاں ہے رحمۃ للعالمین سے جس کی شاں باقی
وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ آخر
محمد ہی محمد ہیں نذیر انس وجاں باقی
زہے قسمت خوشا طالع کہ یہ تکمیل دین حق
ترے حصے میں تھی اے خاتم پیغمبراں باقی
صدائے دلنواز اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ سے
عیاں ہے دعوت پیغمبر آخر زماں باقی
بتایا ربط جسم وجاں بڑھایا رتبہ انساں
رہیگا تیرا قرآں رہنمائے انس وجاں باقی
رہا دنیا میں گر افراط و تفریط کا دورہ
فضائل میں تو ہے یکتا شہ کون و مکاں باقی
تری ذات مقدس ہے شہ کونین عالم میں
امام و مقتدا و قبلہ روحانیاں باقی
ترا اسلام ہے فطرت، نہیں تبدیل فطرت میں
اسی فطرت پہ قائم ہیں زمین و آسماں باقی
ترا یہ دین قیم ہے شہ ادیان دینوں میں
تو ہے شاہان عالم میں شہ شاہنشہاں باقی
یہودی ہیں کہ نصرانی برہمن ہیں کہ زرتشتی
یہ ہیں سب نعمت اسلام کے متلاشیاں باقی
کوئی دن میں یہ سارے جذب ہو جائینگے وحدت میں
رہیگا سکہ توحید عالم میں رواں باقی
نتیجہ ایک ہی ہے سارے انسانی فسانوں کا
رہی ہے داستانوں میں یہی اک داستاں باقی
پیارے اسلام ہیں معنی ترے ایثار و قسم باقی
رہیگی تیرے رشتے میں حیات جاوداں باقی
تو اے دین الٰہی کاشف اسرار فطرت ہے
رہیگا تیرے قبضے میں ہمیشہ ملک جاں باقی
گل توحید قرآں سے معطر ہے مشام جاں
رہیگی باغ احمد میں بہار بے خزاں باقی
ابھی کیا ہوا وہ اعتصام عروۃ الوثقے
کہ ہے اب منتشر شیرازہ اسلامیاں باقی
کبھی محروم رحمت سے مسلماں ہو نہیں سکتا
مسلماں ہیں اگر دیکھیں یہ نکتہ ہے عیاں باقی
موحد ہیں ہماری شان میں لَا تَقْنَطُوْا وارد
رہینگے حسرت و ارماں نصیب مشرکاں باقی
اٹھ اے مسلم اجالا کردے کفرستان دنیا میں
ابھی تک راکھ میں تیری ہیں کچھ چنگاریاں باقی
خدا کی راہ میں مرنا نہ غیر اللہ سے ڈرنا
یہی ایمان کامل ہے نشان مومناں باقی
ترا در چھوڑ کر یارب بتا جائے کہاں مسلم
کہ ہے اللہ والوں کا یہی اک آستاں باقی
تو اکرم ہے کریموں میں تو ارحم ہے رحیموں میں
تو ہی اک بیکسی میں ہے نصیر بے کساں باقی
شفیق عاجزاں ہے تو غفور عاصیاں ہے تو
تو ہی بس بے بسی میں ہے رفیق بے بساں باقی
سہارا تیری رافت پر بھروسہ تیری رحمت پر
کہ ہم پر ہے ترے تکیے معین دستاں باقی
ترا ارشاد ہے مولا اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
رہیگا کب تلک محزوں نفیس خستہ جاں باقی

(خاکسار الف دین نفیس)

قادیانی مشن

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی

۲ر اپریل کے اہلحدیث میں مچھلی شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ بحکم اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سرسید احمد خان اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اسی لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے مذاقیہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی تو خواجہ صاحب نے سنبھلکر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پاوینگے۔ اس واقع پر قادیان میں بڑی خفگی ہوئی چنانچہ الفضل لکھتا ہے:۔

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اُسے بھری محفل میں مسلمان کہدیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اس کی اصلی پوزیشن میں پیش کرو دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ یہ نہیں کہ بھلی شہر میں اَمَّا یَنفَعُ النَّاسَ فَیَمکُثُ فِی الاَرضِ کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رسان ہو وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سرسید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں۔ اور کھسیانے ہو کر پیشگوئی کر دو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بہت عمر پاوینگے کیونکہ یہ آیت کے پیچھے ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رسان مبارک وجود تو حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ رسول رب العالمین کا تھا جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لاکھڑا کرنا اُس کی ہتک ہے۔ کوئی تعریف کی بات نہیں۔ حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنے نہیں کہ غیروں کے سامنے آپ کے درجے کو گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپ کو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اُس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے۔ نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ آپ اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعے آں حضرت صلعم کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ چہ جائیکہ کسی اپنی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہے جو حضرت تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ کے اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شانوں میں بڑھکر ہے اور جو یقیناً محمد ثانی ہے صلے اللہ علیہ وسلم۔ (الفضل ۲ر اپریل صفحہ ۸)

اہلحدیث۔ اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا نام کس لب و لہجہ سے ہونا چاہیئے ان کے معتقدین کر سکتے ہیں سمجھا ہے ہاں تو اُن کے لئے القاب تجویز ہیں کیا مجال کہ ان میں کمی بیشی ہو جائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ لمبی عمر والوں میں خواجہ صاحب نے مولانا بٹالوی کو شمار نہ کیا حالانکہ مولانا کی عمر اسی اسّی سال سے متجاوز ہو گیا وہ باوجود لمبی عمر پانے کے نافع الناس نہیں ہیں یا خواجہ صاحب کو سہو ہو گیا امید ہے آئندہ کی تقریر میں اس کی تلافی فرمائینگے!

ہنود کا تناسخ پر قطعی عمل نہیں

ایک مضمون بعنوان ہندو جاتی اور اُس کی آئندہ ترقی منجانب ساد ھوالہ آبادی اخبار مسافر آگرہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۱۵ء میں میری نظر سے گزرا جس میں ساد ھو الہ آبادی تحریر کرتا ہے۔

پرماتما بذات خود جیوں کو اسی قانون کے مطابق سزا اور جزا دیتا ہے۔ وید بھگوان بتلاتے ہیں کہ فی زمانہ سنسار میں تمام جانداروں کو جو دکھ یا سکھ ہے وہ اُن کے گزشتہ کرموں کی وجہ سے ہے اور اس وقت جو جیسے کرم کر رہے ہیں زمانہ آئندہ میں جیوں کو اُنہی کے مطابق سکھ یا دکھ ملیگا۔ (اخبار مسافر ۲ر اپریل)

خاکسار۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ کل حیوان ناطق و حیوان مطلق کو جو تکلیف ہر قسم کی اور آرام ہر ایک طرح کا ملتا ہے وہ از روئے تناسخ و حسب تحریر ساد ھو الہ آبادی گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک جاندار گائے ہے ایک شخص اُس کو ذبح کرے تو جو کچھ اُس گائے کو وقت ذبح ہونے کے دکھ یعنی تکلیف ہو گی وہ اُس گائے کے گزشتہ اعمال کا ہی نتیجہ ہے نہ کہ اس ذبح کرنے والے کا قصور شمار کیا جاوے۔ تو ایسی حالت میں جب ہم کامل غور کرتے ہیں تو آریہ دوست اُس وقت تناسخ کے مسئلہ کو صحیح نہیں تسلیم کرتے بلکہ اُس شخص ذبح کرنے والے کو سزا دینے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں وہ یہ خیال نہیں کرتے کہ اس ذبح کرنے والے کا کوئی قصور نہیں بلکہ یہ قصور تو گائے کے گزشتہ اعمال کا ہے کہ جو بوجہ گزشتہ اعمال کے آج ذبح ہو کر دُکھ اُٹھاتی ہے۔ ممکن ہے کہ آریہ دوست یہ کہیں کہ گائے نے گزشتہ جون میں ایسے افعال ہی نہیں کئے تھے جو یہ گائے کی جون میں آکر ذبح کیجاوے تو اُس کا خاکسار یہ جواب دیگا کہ یہ دعوے آریہ سماج کا غلط ہے کہ جو دکھ یا سکھ جانداروں کو ملتا ہے وہ گزشتہ اعمال کا نتیجہ ہے۔ لہذا آریہ دوستوں کی جان پر مشکل ہے۔ یا تو گائے کے ذبح ہونے کو تناسخ کے ذریعہ جائز تسلیم کرینگے جب مشکل اور اگر جائز تسلیم نہ کرینگے جب مشکل۔ دیکھیں آریہ دوست اور ساد ھو الہ آبادی کیا جواب دیتے ہیں:

منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین

سنبھل ضلع مراد آباد

الہامی کتاب۔ وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی دلچسپ بحث۔ قیمت ۶ر (مینیجر اہلحدیث)

سلہ ایم ہنگ استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا یہی معنے توفیں والتسلیت من الشیطان سلہ دیکھیں بہ ہماری مباحثہ ہیں وہ نشان کھلینگے یا چھپے چھپائے ہی رہینگے۔ (اہلحدیث)

اچھا پنر وواہ شودر ہوئے تباہ

سوامی دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش جو چند مرتبہ آریہ سماج نے درست کر کے چھپوایا ہے اور اس کی عبارت ہر ایک مرتبہ کم و بیش آریہ درست کر دیتے ہیں آریوں کے اپنے خیال میں جو ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء میں زیر نگرانی لالہ تولارام صاحب چھپا ہی وہ بہت صحیح ہے۔ لہذا میں ستیارتھ پرکاش ۱۹۰۸ء ہی کی تعلیم پیش کرتا ہوں جو خود سوامی دیانند نے بصورت مکالمہ دی ہے۔ ناظرین غور فرمائیں۔

برہمن کھشتری اور ویش والوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد (جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر وواہ نہ ہونا چاہیئے

(۱۰) سوال پنر وواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق پیدا کر لینگے۔ دوسرا جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا عورت کے مرنے پر مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں تب پہلی عورت کی یا پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لیجانا اور اُن کے کنبہ والوں کا اُن سے جھگڑا کرنا تیسرا سب سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹکر اُن جائداد کا برباد ہو جانا۔ چوتھا پتی بہت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر وواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہ ہونے چاہئیں (ستیارتھ پرکاش صفحات ۱۴۳، ۱۴۲ و ۱۱۴)

خاکسار:۔ ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ سوامی دیانند ارشاد فرماتے ہیں کہ کھشتری ویش برہمن اقوام میں نکاح ثانی نہ ہونا چاہیئے یعنے جن عورات مردوں کی مجامعت ایک مرتبہ یا چند مرتبہ ہو چکی ہو اُن کی شادی نہ ہونی چاہیئے خواہ وہ عورت مرد کیسے ہی حسین اور قوی یا بالغ ہوں۔ اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ حالانکہ ایسی قید لگانا سراسر جائز نہیں کیونکہ ایک عورت جوان ہے اور شادی ہو جانے کے بعد صرف ایک ہی مرتبہ خاوند کے پاس گئی ہے اور خاوند مر گیا۔ تو اب بتاؤ یہ عورت ایسی جوانی میں کیسے تمام عمر اپنے ارمانوں کا خون کرتی رہیگی۔ ایسے ہی مرد کا قصہ ہے کہ شادی ہونے پر ایک ہی مرتبہ عورت کے پاس گیا اور عورت بقضاء الٰہی فوت ہو گئی تو یہ مرد بھی تمام عمر کو عضو معطل ہو گئے اچھا سوامی جی کا حکم ہے اس حکم پر اگر عمل کیا جائے تو ان جوانوں کے جوش کا کون اندازہ کر سکتا ہے

علاوہ اس کے دیانندجی نے پنر وواہ (نکاح ثانی) برہمن کھشتری ویش اقوام کو ہی کرنے سے منع کیا ہے اور شودروں کو اس سے منع نہ کیا۔ یعنی شودروں میں پنر وواہ ہوا کرے تاکہ سوامی دیانند کے خیال کے بموجب خوب نزاعات شودروں میں پھیل کر تباہ ہو جاویں جیسا کہ سوامی دیانند نے پنر وواہ کے نقصان بیان کئے ہیں۔ یہ بھی سوامی دیانند کی تدبیر ہے کہ ویش کھشتری برہمن ڈوبنے سے بچ جائیں اور شودر لوگ آفت میں آجائیں کیسے منصف مزاج تھے۔

(خاکسار منشی محمد داؤد خان ساکن سرائے ترین سنبھل ضلع مراد آباد)

ایک بہت ضروری مذاکرہ علمیہ

(مجریہ ۷ رجمادی الاخرہ ۱۳۳۳ھ)

از جناب مولوی عبد السلام صاحب مبارکپوری

حدیث صحیح میں وارد ہوا ترکت فیکما امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوط تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ ایک اُن میں اللہ کی کتاب ہے دوسری اُس کے رسول کی سنت۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے جو ام الصحاح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تمسک کرنے اور چنگل سے تھامنے کی چیزیں جو مدار نجات ہیں وہ اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت، یہ دو چیزیں ہیں۔

مسلم کی روایت میں ہے:۔

وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال و اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی وفی روایۃ کتاب اللہ ھو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ

اور میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اُن میں پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے اس میں راہ حق اور نور ہے۔ پس تم اللہ کی کتاب کو تھامو۔ اور مضبوط تھامو۔ پس آپ نے اسپر لوگوں کو ابھارا اور رغبت دلائی۔ پھر فرمایا اور دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری اختیار کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اُسے ترک کریگا۔ گمراہ ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب بھی پہلی روایت کی طرح صاف ہے کہ آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت کو ثقلین فرمایا اور کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرنیکو فرمایا۔ اور اسی کو ہدایت اور نور فرمایا اور تاکید کی کہ اسے مضبوط تھامو اور اسپر لوگوں کو رغبت دلائی اور ابھارا۔ پھر آپ نے دوسری چیز ثقلین سے اہل بیت کو فرمایا اور بار بار فرمایا کہ اپنے اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ دوسری روایت میں وارد ہوا کہ اللہ کی کتاب اللہ کی رسی ہے جو اس کی تابعداری کریگا راہ حق پر ہوگا اور جو اُسے چھوڑ دیگا راہ حق سے بے راہ ہو جائیگا۔ اس روایت میں تمسک

ahmadimuslim.de

کی چیز صرف کتاب اللہ کو فرمایا اور اہل بیت کے بارے میں نصیحت فرمائی اور اللہ کو یاد دلایا کہ انکے ادائے حقوق اور حرمت و حسن سلوک میں کمی نہ کیجائے لیکن اُن کو تمسک کی چیز نہیں فرمایا۔

ترمذی کی دو روایتوں میں بجائے سنت رسول کے اہل بیتی کا لفظ وارد ہوا اور اس نوع و طرز سے وارد ہوا کہ ان کو بھی تمسک ٹھیرایا گیا۔ چنانچہ اسکے الفاظ یہ ہیں:۔

یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی

اے لوگو میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہوگے ہرگز بے راہ نہ ہوگے ایک ان میں کتاب اللہ ہے دوسری میرے عترت یعنی اہل بیت ؛

ایک دوسری روایت یوں آئی ہے وہ بھی ترمذی کی ہے:۔

انی تارک فیکم ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاٰخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی)

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تم ان کے ساتھ چنگل مارو گے گمراہ ہرگز نہ ہوگے ایک ان میں بڑی ہے دوسرے سے وہ کتاب اللہ ہے جو ایک رسی دراز ہے آسمان سے زمین تک ؛ دوسری میری عترت یعنی اہل بیت ہیں۔ اور یہ دونو یعنی کتاب اللہ واہل بیت دونوں متفرق نہونگے یہاں تک کہ دونو حوض کے پاس حوض پر جمع ہونگے پس دیکھو کیونکر تم میری جانشینی کرتے ہو ان دونوں میں ؛

جو خدشہ ہے اسی ترمذی کی روایت پر ہے وہ یہ کہ اس روایت میں جہاں کتاب اللہ پر تمسک کرنے کا حکم ہے اہل بیت کے ساتھ بھی وہی حکم ہے پس اہل بیت سے مراد اگر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ کلام اللہ کی ایک دوسری آیت جو علاوہ سورہ احزاب کے ہے شہادت دیتی ہے اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ اَھْلَ الْبَیْتِ کہ (اس آیت میں اہل بیت سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بی بی ہیں) یا اہل بیت سے مراد حضرت فاطمہ بنت رسول و حضرت علی زوج بتول و حسن و حسین علیہم رضوان اللہ بھی مراد ہیں جیسا کہ حدیث کساء شہادت دیتی ہے تب بھی کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ ان کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ مطلب ہوگا کہ ان کی روایتوں پر عمل کیا جائے اور ان کی محبت لازم پکڑی جائے ان کی حرمت کی نگہداشت کیجائے ان کا طریقہ جو انہوں نے مشکوٰۃ نبوت سے حاصل کرکے اس پر عامل رہے اُس کو اختیار کیا جائے اور چونکہ خاتمہ اسی پر ہوا اس لئے لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض بھی بلاشبہ صادق آیا۔

لیکن اہل بیت سے مراد اگر قیامت تک کے سادات ہوں (خواہ بنی فاطمہ خصوصاً مراد ہوں یا اور دائرہ وسیع کیا جائے اور اہل بیت سے مراد بنی عباس و بنی جعفر و زینب عموماً مراد ہوں) تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ اگر آئندہ اہل بیت کی حالت ناگفتہ بہ ہو جائے (جیسا کہ ایک زمانہ سے اہل زمانہ تجربہ کر رہے ہیں) اور اُن کا طرز عمل و نیز اُن کے عقائد ایسے ہو جائیں جیسا کہ ظاہر ہے (جسکی زیادہ تصریح کی حاجت نہیں ہے) تو لن یتفرقا حتی یردا علی الحوض کی پیشین گوئی غلط ہو جاتی ہے اور اُن کے ساتھ تمسک کرنے کا یہ نتیجہ نکلیگا کہ تمسک کرنے والا بھی بدعقیدہ یا بدعمل ہو جائے یا جیسے وہ خود آج کل ہیں۔

یہیں سے ایک اور سوال پیدا ہو جاتا ہے وہ یہ کہ سید ہو کر اگر کوئی شخص جناب رسول اللہ صلعم اور دین اسلام کی نافرمانی کرے اور امور منکرہ کا مرتکب ہو تو کیا اُس کی توقیر کرنے کا حکم ہمکو دیا گیا ہے اگر ان میں کا کوئی شراب پی لیوے تو کیا اُس کی سزائے تعزیری ہوگی یا نہیں علے ہذا القیاس اور باتیں ہیں۔ خود جناب ایڈیٹر صاحب اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں اور دیگر اہل علم بھی توجہ فرمائیں۔

والسلام۔ (اہل علم مذاکرات میں حصہ لیتے سو خاموش کیوں ہیں (ایڈیٹر)

ایک سوال بابت قیام میلاد کا جواب

ازمولوی خیرالدین احمد صاحب انے سرسہ ضلع حصار

مولوی محمد عبدالمجید صاحب امام مسجد قلعہ مقیم مالیگاؤں نے بذریعہ پرچہ اہل حدیث ۱۲ جمادی الاول خاکسار سے عبارت ذیل کا مطلب دریافت فرمایا ہے ان القیام وسیلۃ الی السجود للخرو السجود اصل بدلیل ان السجود شرع عبادۃ بدون القیام کما فی سجدۃ التلاوۃ والقیام لم یشرع عبادۃ وحدہ وذلک لان السجود غایۃ الخضوع حتے لو سجد لغیر اللہ یکفر بخلاف القیام۔

سو تعمیلاً للارشاد حسب فہم ناقص خلاصہ مطلب معہ تشریح ضروری ہدیہ ناظرین ہے۔

قیام (نماز میں) سجدہ کی طرف گرنے کے لئے ذریعہ ہے اور اصل (عبادت) سجدہ ہے۔ سجدہ کے اصل عبادت ہونے کی یہ دلیل ہے کہ سجدہ (تنہا) بدون قیام بھی شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہے جیسے تلاوت کا سجدہ کہ بدون قیام عبادت ہے اور قیام تنہا کہیں شریعت میں عبادت قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن میں اس دعوے کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں (دیکھو جنازہ میں قیام تنہا عبادت ہے) اور تنہا سجدہ عبادت قرار دینے اور قیام کو عبادت قرار نہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ سجدہ میں انتہا درجہ کی عاجزی ہے کہ اس سے بڑھکر عاجزی و انکساری ممکن نہیں۔ اسی لئے اگر کسی نے غیر اللہ کو (خواہ کسی نیت سے) سجدہ کیا تو کافر ہو جائیگا (متصوفین زمانہ کو جنہوں نے قبر پرستی کو اصل تصوف سمجھ رکھا ہے اس مسئلہ سے عبرت پکڑنا چاہئے) ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

بخلاف قیام کے اگر کسی کے لئے یا کسی وجہ سے کھڑا ہو گیا تو کافر نہیں ہوگا اور یہ بھی نہیں کہ پھر ہر قیام جائز یا مستحب ہی ہو یہ تو ہوا خلاصہ مطلب۔

اب اصل مسئلہ کہ جس کے اثبات میں صاحب کتاب نے یہ عبارت لکھی اور جس دعوے کے لئے اس کو دلیل گردانا ہے عرض کرتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں کھڑے ہونے کی قدرت ہو اور رکوع سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اُس کے لئے کیا حکم ہے آیا کھڑا ہو کر اشارہ سے نماز پڑھے یا بیٹھکر اسی طرح سے گذارے۔ بہت سے فقہاء فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا کھڑے ہو کر پڑھنے سے بہتر ہے (خاکسار کو اس کے تسلیم میں بھی تامل ہے اس کے خلاف حضرت امام زفر و حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہما کا مسلک قوی معلوم ہوتا ہے)

وجہ اولویت عبارت مستفسرہ میں یہ بتلائی ہے کہ قیام ذریعہ ہے سجدہ کا جب اصل پر قدرت نہیں تو ذریعہ کو بھی ترک کرے وفیہ ایضاً تامل۔

افسوس اس وقت غنیۃ المستملی موجود نہیں ورنہ سیاق سباق سے فہم عبارت میں شائد مزید مدد ملتی۔ لیکن معلوم نہیں کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عبارت سے قیام میلاد کیسے ثابت فرمایا قیام میلاد سے تو اس کو تعلق نہیں شائد مولوی صاحب لفظ قیام سے دھوکا کھا گئے۔ یہ تو بلی کو چھچھڑوں کے خواب اور دو اور دو چار والا حساب ہے یا مولوی صاحب اپنی ایجاد بندہ مگر نہایت عجیب و انوکھے استدلال سے کم فہم ناواقفوں کو راہ راست سے پھسلانا چاہتے ہیں۔ ان پڑھ اور انجان لوگوں کے نزدیک مولوی صاحب کا یہ استدلال شائد کچھ وقعت رکھتا ہو گا۔ لیکن اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے وزن میں ہے الحمد للہ ابھی دنیا علم اور اہل علم سے خالی نہیں ہوئی کہ ایسے کمزور استدلالوں کا کچھ داؤ چل سکے واللہ اعلم

(خاکسار خیر الدین احمد سرسوی عفی عنہ)

پتا لگتا نہیں

وائے اب دین منور کا پتا لگتا نہیں
حیف اب اسلام انور کا پتا لگتا نہیں
ملت شرع پیمبر کا پتا لگتا نہیں
سنت ساقی کوثر کا پتا لگتا نہیں
سرکشان دین حق سے بھر گئی روئے زمیں
پیروان حکم داور کا پتا لگتا نہیں
شرک و بدعت فسق آتا ہی نظر چار و طرف
حق پرست و دین پرور کا پتا لگتا نہیں
دیکھتا ہوں جسکو ہے بیدرد ظالم سنگدل
زم دل و خوئے دلبر کا پتا لگتا نہیں
محفل رقص و غنا میں مرد و زن کا ہی ہجوم
مجلس قرآن میں اکثر کا پتا لگتا نہیں
ہے اکھاڑہ میں نہ اُٹھے دم مار دیا علی
نعرۂ اللہ اکبر کا پتا لگتا نہیں
حق کو ناحق کردیا جب آیا سو بچاس
دل میں ان کے خوف محشر کا پتا لگتا نہیں
سچ ہے گر لا تکتمون الحق پہ کرتے عمل
تفرقہ زلزلہ و زرر کا پتا لگتا نہیں
چھا گیا لوگوں کے دل پر صحبت بد کا غبار
جسطرح بدلی میں اختر کا پتا لگتا نہیں
مرد و زن رکھتے ہیں تن پر بے حیائی کا لباس
پردۂ عصمت کی چادر کا پتا لگتا نہیں

(شیخ محمد فاروق جوہری ساکن میرٹھ)

تعاقب مسئلہ موباف

اخبار اہل حدیث کے ۴ دسمبر ۱۹۱۴ء کا پرچہ میری نظر سے گزرا۔ اُس کے صفحہ ۱ میں دو شخصوں کی تحریر (تحت سرخی عورتوں کو تاگے سے موبافی) دیکھنے میں آئی۔ مضمون کے پڑھنے سے سخت تعجب ہوا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں حضرات نے بامعان نظر مجیب کے جواب کو نہیں ملاحظہ فرمایا ہے۔ مجیب ہو یا راد ہر دو پر واجب ہے کہ کتب اصول و لغت وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھ لے تب کسی مضمون پر قلم اٹھا وے مسئلہ وصل میں چند باتیں قابل غور ہیں۔ اولاً اس باب میں یہ دیکھنا چاہئے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا مروی ہے۔ ثانیاً وصل کے لغوی معنے کیا ہیں۔ ثالثاً اس مقام مبحوث عنہ میں معنی لغوی کے سوا کوئی دوسرا معنے بھی ملحوظ ہے یا نہیں رابعاً تعمیم و تخصیص کب اور کس سے ہوتی ہے۔ خامساً کسی امر مشتبہ ہونے پر شرع کی جانب سے کیا حکم ہے

اب حکم شارع علیہ السلام ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوا تو لعن اللہ الواصلۃ الخ وصل کے معنے ہیں الزیادۃ فیہ من غیرہ یعنے ایک چیز کو دوسری چیز کیساتھ ملانا۔ اسی بناء پر بعض علماء محققین نے قرامل یعنی موئے بند زنان سے بھی منع فرمایا ہے قال دقیق العید قد نہی اکثر العلماء عن القرامل وذالک لانہ فی معنی الوصل ومعنی الوصل الزیادۃ فیہ من غیرہ اور فتح الباری میں ہے القرامل جمع قرمل بفتح القاف وسکون الراء نبات طویل الفروع لین والمراد بہ ھھنا خیوط من حریر او صوف یعمل ضفائر تصل بہ المراءۃ شعرھا۔

اس عبارت سے وصل کا معنے صاف ظاہر ہو گیا اور جس نے وصل کو بال ہی کے ساتھ مخصوص کیا ہے کوئی دلیل تشفی بخش نہیں بیان کی بلکہ اکثر فعل مشرکین عرب کی طرف لحاظ کیا حالانکہ شارع کی نہی مطلقاً ہے نہ کہ مقید۔

قسطلانی صفحہ ۵۳۲ جلد ۸ میں ہے والاحادیث کما قال النووی صریحۃ فی تحریم الوصل مطلقاً وھذا ھو الظاھر المختار وفی الفتح صفحہ ۵۰ قولہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھلکت بنو اسرائیل حین اتخذ ھذہ نساءھم قال قتادۃ یعنی ما تکثر بہ النساء اشعارھن من الخرق ھذا الحدیث حجۃ للجمہور فی منع وصل الشعر بشیء آخر سواء کان شعرا ام لا ویؤیدہ حدیث جابر زجر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان تصل المراءۃ بشعرھا شیئا اخرجہ مسلم۔ اور قسطلانی صفحہ ۵۳۲ جلد ۸ میں ہے۔ قال مالک والطبری والاکثرون الوصل ممنوع بکل شیء شعرا و صوف او خرق او غیرھا۔ امام احمد روایت ابو داؤد میں قرامل کے جواز کی ہے

ahmadimuslim.de

عن سعید بن جبیر قال لا باس بالقرامل قال ابوداؤد کانہ یذھب ان المنھی عنہ شعور النساء قال ابوداؤد وکان احمد یقول القرامل لیس بہ باس۔ اس میں چند وجہوں سے کلام ہے۔ اولاً یہ اثر روایت لولوی میں نہیں ہے جیسا کہ عون المعبود میں ہے واثر سعید بن جبیر ھذا لیس فی روایۃ اللؤلؤی۔ ثانیاً برتقدیر صحت اس اثر کے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہ خیال سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا ہے حدیث مرفوع سے یہ ثابت نہیں جیسا کہ ابوداؤد کا قول کانہ یذھب اس پر دلالت کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے قول ابوداؤد سے امام احمد کا خیال ظاہر ہو رہا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اس مقام پر وصل کے معنے لغوی معنی کے سوا کوئی ہے یا نہیں۔ برتقدیر اول ثبوت ارشاد ہو اور برتقدیر ثانی ہمارا دعوے ثابت۔ اور علے سبیل التنزل امر مبحوث عنہ مشتبہ ہونے سے خالی نہیں۔ اور اصل تقوے یہی ہے۔ کہ مشتبہات سے بھی احتراز کرے ماسی کو اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ۔

لطف یہ ہے کہ دونوں تحریریں صاف ایک دوسرے کی نقیض ہیں۔ کیونکہ پہلے صاحب فرماتے ہیں۔

چوٹی[1] میں چار انگشت سے بالوں میں ڈوری کپڑے کی قسم کی ہو واسطے باندھنے کے زینت مقصود نہیں بلکہ مضبوطی کی طرف خیال کیا جاتا ہے۔

اور دوسرے صاحب فرماتے ہیں۔

عورتوں کو اس قسم کے موباف لگا کر زینت حاصل کرنے سے محروم کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ پہلے صاحب کے نزدیک موباف سے صرف استحکام چوٹی منظور ہے اور دوسرے صاحب کے نزدیک صرف زینت ملحوظ فالقولان متناقضان واذا تعارضا تساقطا

اور معترض اول نے جو موباف میں چار انگشت

[1] یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے۔

کی قید لگائی ہے معلوم اس کا ماخذ کیا ہے علاوہ ازیں اس سے معلوم ہوا کہ اگر اس سے زائد ہے تو حرام وناجائز۔ حالانکہ چار انگشت کا موباف کسی عورت کو میں نے نہ دیکھا نہ سنا۔ پس انکے قول سے ثابت ہوا کہ جو عورتیں آج کل چوٹی کو موٹی اور لانبی کرنے اور زینت کے خیال سے چار انگلی سے زیادہ موباف لگاتی ہیں وہ واصلہ کی مصداق ہیں وہو المقصود۔

اور معترض ثانی نے جو غسل جنابت میں عورتوں کا بال نہیں کھولنا زینت کے خیال سے لکھا ہے۔ جناب من! زینت کا خیال نہیں بلکہ سہولت کے خیال سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا تھا۔

علاوہ ازیں جس عورت کے لئے یہ ارشاد ہوا تھا اُس کے بال ہلکے تھے۔ پانی ڈالنے سے بال کی جڑ تک تری پہنچ جاتی تھی۔ اس پر بھی احتیاطاً ارشاد ہوا واغمزی قرونک عند کل حفنۃ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم ہوا انقضی شعرک واغتسلی بال کھول کر غسل کر چونکہ بال گھنے تھے اس لئے اُن کو ایسا حکم ہوا۔ اصل مقصود غسل میں عضو کا تر ہو جانا ہے چنانچہ نووی شرح صحیح مسلم میں ہے۔ فمذ ھبنا ومذ ھب الجمھور ان ضفائر المغتسلۃ اذا وصل الماء الی جمیع شعرھا ظاھرہ وباطنہ من غیر نقض لم یجب نقضھا وان لم یصل الا بنقضھا وجب نقضھا (انتہی)

اور روایت مسلم کی تفسیر میں جو اثر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے پہلے اس کی اسناد اور حوالہ کتاب ارشاد ہو۔ پھر جواب شافی اسطرف سے لیں۔ ہاں اتنی بات اور بھی دریافت طلب ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا لیست الواصلۃ التی تعنون کن لوگوں سے تھا اور اُن لوگوں کا مقصد واصلہ سے کیا تھا۔ امید ہے کہ اس ناچیز کی تحریر کو دونوں حضرات بعین انصاف اور نظر دور اندیشانہ سے ملاحظہ فرمائینگے۔ والسلام۔

راقم آثم۔ محمد الیاس (تعلیم یافتہ مدرسہ احمدیہ) از چوک مسجد آرہ۔

مرثیہ مولانا عرفان صاحب سید مرحوم ٹونکی

از حافظ محمد عبید اللہ خان اسعد از ٹونک

کیوں بلائے گئے یارب ملائے اعلے میں
شیخ الاسلام تقی مولوی سید عرفان
واں کمی ہی علما و صلحا کی کیا تھی
صدر میں اُن کے نہ ہونیسے نہ تھا کچھ نقصان
ہند میں تو ہیں بہت عالم و صالح ایسے
کو ہیں بس علم و صلاح اُن پہ سراسر بہتان
شرک میں کوئی گرفتار کوئی بدعت میں
کوئی اخلاص میں کچا کوئی ناقص اذعان
اس زمانہ میں کہاں ایسے محقق عالم
منکشف اُس پہ ہے اسرار حدیث و قرآن
خدمت دین میں نہ تھا کچھ اُسے راحت کا خیال
حق نے راحت کے دئیے تھے اُسے گو سب سامان
فقہ سنت کا وہ اک مجتہد مطلق تھا!
جس کا ہر حکم تھا منصوص قوی البرہان
عالم و حافظ قرآن و حدیث سنت
شعر میں تھا متنبی و حبیب و حسان
کوئی موسم ہو کوئی حال عبادت سے کام
کبھی دیکھا اُسے کسلان نہ پایا تعبان
وضع و اخلاق میں تھا تابع خاصان رسول
چال وہ بھی جو ہے مخصوص عباد الرحمان
ہم یہی سمجھے ہیں واللہ علیم اسلم
اتقی و اکرم و اعبد تھا وہ کامل انسان
جمعہ کا روز تھا تیئیسویں ذیحجہ کی تھی
ہجری سنہ تیرہ سو تیئیس جو آیا فرمان
فکر کی معنوی تاریخ کی جب اسعد نے
اُس سے ہاتف نے کہا شیخ مجدد عرفان
۱۳ ــ ۲۳

احقاق اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کیگئی ہے قابل دید ہے قیمت ۳ ؍ (مینجر)

ahmadimuslim.de

انجمن اخوان الصفا اور میرا خواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

مندرجہ ذیل چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ شروع ماہ جنوری کا ذکر ہے کہ ایک شب مجھے خواب آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پاکیزہ مکان میں فرش فروش بچھا ہے اور ایک طرف حضرت اُستاذی مولانا مولوی غلام حسن صاحب سیالکوٹی تشریف فرما ہیں۔ اور دوسری اُن کے قریب ہی (سحبان ہند) حضرت اُستاذی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی بیٹھے ہیں آپ جناب کے پاس ایک بڑا سا رجسٹر ہے۔ یہ خاکسار بھی سلام مسنون کہنے کے بعد آپ کے پاس ہی بیٹھ گیا۔ حضرت مولوی غلام حسن صاحب فاضل سیالکوٹی کو اشارتاً فرماتے ہیں کہ اس کا نام بھی رجسٹر ہذا میں درج کرنا چاہئے۔ سنتے ہی فاضل سیالکوٹی (سلمہ) نے میرا نام رجسٹر میں درج کیا مولانا! واللہ میں ہنوز اس کی تعبیر سے ناآشنا ہی تھا کہ ۲۹ر جنوری ۱۵ء کے اہلحدیث میں انجمن اخوان الصفا کا ذکر پایا۔ دیکھتے ہی دل باغ باغ ہوگیا کہ غالباً اسی اخوان الصفا کا رجسٹر تھا جس میں میرا نام درج کیا گیا۔ نیز اگر کوئی اور تعبیر ہو تو بھی آپ مطلع کر سکتے ہیں۔ لہذا مکلف ہوں کہ موازی ۸ر داخلہ ارسال خدمت ہے وصول کرکے میرا نام بھی رجسٹر میں لکھدیویں۔ امید ہے کہ ناظرین عموماً اور مکرمی برادرم مولوی غلام حسین صاحب لاہوری (ٹیچر اسلامیہ کالج لاہور) اور مولوی پیر نادر شاہ صاحب سبز پالی اور مولوی حبیب اللہ صاحب ساہووالہ خصوصاً انجمن مذکورہ میں شامل ہو کر فلاح دارین حاصل کرینگے۔

(المرسل۔ حبیب اللہ مہتمم شفاخانہ فیضی مقام ڈھولن ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ)

میری درخواست علمأ اہلحدیث کی خدمت میں

از مولوی عبد الحمید صاحب مقیم حیدر آباد دکن

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۸ر ربیع الثانی ۳۳ھ میں مضمون مندرجہ بالا میری نظر سے گزرا جس میں مولوی محمد زکریا خان صاحب نے خاکسار سے بھی کچھ لکھنے کے لئے خواہش کی ہے اور گو فاضل ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس کے متعلق معقول تجویز فرمادی ہے تاہم میں مناسب سمجھتا ہوں کہ میں بھی اپنی بساط کے موافق کچھ لکھوں۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز تحریر کو قبول فرماوے یعنی جس غرض سے یہ مضمون لکھا جارہا ہے وہ اس سے حاصل ہو جائے ہمارا کام پہنچا دینا ہے ما علینا الا البلاغ اور ہدایت کرنی صرف ہادی مطلق کے ہاتھ ہے۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

خیر یہ تو تمہید تھی اب اصلی مطلب کی طرف رجوع کرکے مولوی محمد زکریا خان صاحب کے والد سے صرف اس قدر استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آیا وہ قرآن مجید کو مانتے ہیں یا (عیاذاً باللہ) اس سے بھی انکو انکار ہے؟ غالباً بلکہ یقیناً اس کا جواب یہی عنایت ہوگا کہ ہاں وہ قرآن شریف کو مانتے ہیں[۱]۔ اگر صورت حال یہ ہے تو آیات مندرجہ ذیل بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں:۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا (مسلمانو) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (جو مال یا حکم) تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کو حکم صادر فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر امر دین میں کیا کریں۔ اور ظاہر ہے کہ آپ کی اطاعت اسی صورت میں ممکن ہے جب مسلمان آپ کی حدیثوں کو مانیں اور جس کسی نے آپ کی حدیثوں کو نہ مانا اُس نے قرآن شریف کو بھی نہ مانا کیونکہ اُس نے اللہ جل شانہ کے حکم "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمکو دیں وہ لیلو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو" کی تعمیل نہ کی۔ اور میرے اس بیان کی تائید خود قرآن مجید کی آیت

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے اُس نے اللہ کا کہا مانا) سے ہو رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُسی بات کا حکم کرینگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اور اُس سے منع کرینگے جس سے اُس نے منع کیا وہ تو اللہ کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ لہذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہئے جو کہتے ہیں ہمکو حدیث پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لئے قرآن شریف کافی ہے۔ اگر حدیث پر عمل نہ کیا جائے تو بڑی مشکل پیش آئیگی نہ کوئی نماز پڑھ سکیگا نہ روزہ رکھ سکیگا نہ زکوٰۃ دے سکیگا نہ حج کر سکیگا کیونکہ ان سب چیزوں وغیرہ کا طریقہ حدیث ہی سے معلوم ہوا ہے۔ اگر میرا بیان غلط ہے تو مہربانی کرکے قرآن مجید سے بتا دیجئے۔

(ا) وضو توڑنے والی کون کون سی چیزیں ہیں۔

(ب) کن کن چیزوں سے غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے؟

(ج) وضو میں ہاتھوں کا پہنچوں تک دھونا کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ ناک صاف کرنا۔ ڈاڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا اور ہر عضو کو تین تین بار دھونا چاہئے۔

(د) اذان کس طرح دینی چاہئے۔

(ہ) اقامت کس طرح کیجائے۔

(و) جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے وقت صفوف کا باندھنا اور اول بالغ مردوں پھر بچوں پھر عورتوں کا کھڑا ہونا۔

(ز) نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا رفع یدین کرنا۔

[۱] جب آپ کا یہ خیال ہے جو صحیح ہے تو بحکم علم مناظرہ سوال عبث۔ آئندہ ایسا نہو (ایڈیٹر)

دو سجدہ کرنا۔ تشہد اور درود کا پڑھنا۔ سلام پھیرنا۔

(ح) ہر نماز میں اتنی اتنی رکعت پڑھنی چاہیئے۔

(ط) فلاں نماز اس وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ی) نماز پانچ وقت پڑھنی چاہیئے۔

(ک) فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جاوے۔ جب تک آفتاب طلوع نہ ہولے۔

(ل) عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ جب تک آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

(م) آفتاب نکلتے اور غروب ہوتے وقت نماز نہ پڑھی جائے۔

(ن) سجدہ کس طرح کرنا چاہیئے۔

(س) رکوع کی ہیئت کیا ہے۔

(ع) سجدہ سہو کیا ہے اور کس طرح اور کب کیا جاتا ہے؟

(ف) ایک سال گزرنے پر مال کی زکوٰۃ دیجائے۔

(ص) کس قدر چاندی پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(ق) کس قدر سونے پر زکوٰۃ دینی چاہیئے۔

(ر) سونے چاندی زراعت دفینہ وغیرہ پر کون سا حصہ بطور زکوٰۃ دیا جائے۔

غرضکہ میں کہاں تک لکھتا جاؤں۔ ہزاروں ایسے امور ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں نہیں ہے اور جن کی پوری صراحت حدیثوں میں موجود ہے۔ اسی واسطے تو اللہ تعالیٰ بار بار قرآن مجید میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے واسطے حکم فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان [illegible] اور مسلمانوں سے آپ فرما دیجئے کہ اگر تمکو اللہ کی محبت ہے تو میری راہ پر چلو اللہ بھی تم سے محبت کریگا۔ اور تمہارے گناہ بخشدیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے جو آپکی اتباع یعنی آپ کی حدیثوں پر عمل کرتا ہے۔ اور اُس کے گناہ بھی بخشدیتا ہے۔ سبحان اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دولت مل جاتی ہے جس سے بڑھکر کوئی دولت نہیں یعنی اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہے۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ چاہے اب اُس کو اور کیا چاہیئے۔

چاہیئے اچھوں کو جتنا چاہیئے
وہ اگر چاہیں تو پھر کیا چاہیئے

پھر اسپر ہی اکتفا نہیں فرماتا بلکہ اُس کے گناہ بھی معاف فرما دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمکو حدیثوں پر عمل کرنے کی ہر لحظہ ہر آن ہر گھڑی توفیق دے اور ہم حدیث پر عمل کرتے کرتے رہگرائے عالم جاودانی ہو جائیں اور متبعین کتاب و سنت کے زمرہ میں ہمارا حشر ہو۔ آمین ثم آمین۔

جائے غور ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا نہ مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئیگا کہ (عیاذاً باللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں رسول بننے کی قابلیت اور استعداد نہ تھی۔ یا یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف لوگوں کو حکم فرماتے تھے حالانکہ آپ جو حکم صادر فرماتے تھے وہ آپ کی خواہش کے موافق نہیں بلکہ خداوند کریم کی مرضی کے مطابق ہوتا۔ اور آپ کا ہر حکم یعنی حدیث بھی وحی اور الہام ہے۔ چنانچہ خود اس کا ثبوت قرآن پاک سے ملتا ہی لیجئے سنئے:۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (تمہارا ساتھی (یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نہ تو بہکا ہے نہ بھٹکا اور نہ (اپنے دل کی) خواہش سے وہ (کوئی) بات کرتا ہے بلکہ اُس کی جو بات ہے وہ وحی ہے جو (اُسپر) بھیجی جاتی ہے)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات وحی ہوتی ہے تو حدیث بھی وحی ہوئی اور جب حدیث بھی وحی ہوئی تو حدیث کا ماننا فرض اور واجب ہوا اور اس کا انکار بھی گویا کفر۔

اب سوال یہ ہوگا کہ جب قرآن بھی وحی اور حدیث بھی وحی تو دونوں میں فرق کیا رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کم علمی کے باعث یہ سوال پیدا ہوتا ہے ورنہ اہل علم جانتے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن مجید وحی متلو ہے۔ اور حدیث شریف وحی غیر متلو (یعنے قرآن کی تلاوت نماز میں کی جاتی ہے اور حدیث کی تلاوت نہیں کی جاتی) نیز یہ کہ قرآن مجید کے تمام حروف و الفاظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور حدیثوں میں کچھ ایسی ہیں جن کے لفظ بھی اللہ کی طرف سے ہیں اور کچھ ایسی کہ مضمون اللہ کی طرف سے ہے اور لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ باقی واجب الاتباع میں دونوں برابر اور مساوی ہیں۔

ایک سوال اور ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ راویانِ حدیث میں محدثین کا اختلاف ہے کوئی کسی کو ثقہ کہتا ہے تو کوئی اسی کو غیر ثقہ۔ اس لئے حدیثوں کی صحت اور عدم صحت پر بھروسہ نہیں ہو سکتا۔ اور قرآن مجید پہ ہر طرح کا اطمینان حاصل ہے اس لئے قرآن مجید پہ بلا تامل عمل ہو سکتا ہے۔ برخلاف حدیث کے اس کا یہ حال نہیں۔ اس کا جواب دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ رسول اللہ صلعم کی معرفت قرآن و حدیث صحابہ کرام کو بلا واسطہ ملے اور صحابہ کرام نے دونوں کو روایت کیا۔ تو گویا بلحاظ روایت دونوں کا درجہ مساوی ہوا۔ پھر یہ کیونکر اطمینان ہوا کہ یہ قرآن وہی قرآن ہے جو تیرہ سو برس پہلے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا اور یہ احادیث وہ احادیث نہیں جو حضور کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوئی تھیں هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

دوم یہ کہ محدثین عظام نے بڑی تکلیف اُٹھا کر مصائب جھیل کر کالے کوسوں سفر کر کے اسماء الرجال کی کتب مدون کردیں اور صحیح ضعیف موضوع وغیرہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ کر دیا جن کی مدد سے ہم بآسانی تمام صحیح اور غیر صحیح حدیث پہچان لیا کرتے ہیں!

اگر اب بھی آپکی تشفی نہ ہوئی ہو تو قرآن شریف

سے آپ کو اور ایسی آیات بتادیتا ہوں جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع یعنے حدیث پر عمل کرنا ثابت ہوتا ہے لیجئے سنئے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ (اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ پھر اگر وہ نہ سنیں تو اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنا کفر ہے یعنی جو شخص قرآن و حدیث سے انکار کرے وہ کافر ہے۔

أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو اس لئے کہ تم پر اللہ کا رحم ہو)

اس آیت سے یہ نکلا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت خدا کے رحم و کرم کا باعث ہے۔ اور اگر ان کی نافرمانی کرے تو بجائے رحم کے غضب الٰہی نازل ہو۔ اور اس آیت میں اُن لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں ہم صرف قرآن شریف پر عمل کرینگے اور حدیث شریف کو نہیں لیتے۔ اللہ تعالےٰ نے دونوں پر عمل کرنیکی تاکید فرمائی جو شخص حدیث کو بے اعتبار جانے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہ سمجھے وہ کافر ہے۔ اور جو جب نص قرآنی اس پر کبھی رحم نہ ہوگا بلکہ غضب اُتریگا (عیاذاً باللہ)

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (اور اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانو) عطا (مشہور تابعی) نے کہا کہ اللہ اور رسول کا کہا ماننا یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی پیروی کرے۔ اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ بغیر قرآن و حدیث پر چلے آدمی مومن نہیں ہوسکتا۔ اور جو کوئی قرآن یا حدیث کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ (مسلمانو! اللہ تعالےٰ کا حکم مانو اور پیغمبر خدا صلعم کا حکم مانو اور (ان کے خلاف کرکے) اپنے نیک کام ملیامیٹ نہ کرو۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرآن و حدیث کے احکام کے خلاف جو نیک کام کرے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور کچھ کام نہ آئینگے۔

غالباً مضمون بہت طویل ہو جائیگا۔ اگر میں قرآن شریف کی سب آیات یہاں نقل کردوں جن میں اللہ اور رسول کے حکم ماننے یعنی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اگر ہمارے مولانا اور دیگر منکرین حدیث آیات مندرجہ بالا ہی کو بنظر انصاف ملاحظہ فرمالیں تو ان پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا کہ حدیث سے انکار بھی گویا کفر ہے لہذا اُن پر فرض ہے کہ فوراً سے پیشتر اس سے توبہ کریں۔ اور حدیث کو بھی مثل قرآن مجید کے فرض و واجب العمل جانیں التائب من الذنب كمن لا ذنب له (گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا وہ شخص جس نے گناہ کیا ہی نہیں)

میں یقین کرتا ہوں کہ اس قدر سننے کے بعد آپ ضرور حدیث شریف کو ماننے لگے ہوں گے۔

لہذا اسی موضوع پر چند احادیث بھی سن لیجئے۔

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم كل امتى يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقد ابى رواه البخاری

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری کل امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ شخص جس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی۔ صحابہ نے پوچھا کہ قبول نہ کرنے والے اور سرکشی کرنے والے کون ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے قبول نہ کیا۔

عن ابی رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته ياتيه الامر من امرى مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادرى ما وجدنا فى كتاب الله اتبعناه - رواه احمد وابو داؤد والترمذى وابن ماجه والبيهقى

حضرت ابو رافع روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی کو اس وقت چھپر کھٹ پر تکیہ لگائے نہ پاؤں جب اسکے پاس اُن احکام میں سے ایسا حکم پہنچے جن کا میں نے حکم کیا ہے یا میں نے اس سے منع کیا ہے تو وہ یہ کہہ دے کہ اس کو میں نہیں جانتا ہم نے جو کچھ کتاب اللہ میں پایا اسکی ہمنے پیروی کی۔

عن المقدام بن معديكرب قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم الا انى اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حرم الله الخ رواه ابوداؤد۔

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو میں قرآن اور اسی کے مانند ایک اور چیز دیا گیا ہوں۔ سُن رکھو کہ عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے چھپر کھٹ پر بیٹھکر کہیگا کہ تم اس قرآن کو اپنے اوپر لازم کرلو جس کو تم اس میں حلال پاؤ حلال جانو اور جو کچھ تم اس میں حرام پاؤ حرام جانو مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ جو رسول اللہ صلعم نے حرام کیا وہ اُس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ نے حرام کیا الخ

اہل قرآن اس حدیث کو بنظر انصاف پڑھیں اور انکار حدیث سے جلد توبہ کریں۔

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص اُس وقت تک پورا مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اُس کی خواہش اُس چیز (دین و شریعت) کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لایا ہوں۔

عن انس قال قال رسول الله صلى الله

ahmadimuslim.de

علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذالک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ (رواہ الترمذی) حضرت انس راوی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اگر تجھے یہ قدرت ہو کہ صبح وشام اس حالت میں کرے کہ تیرے دل میں کسی کے لئے کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر پھر فرمایا کہ یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کو دوست رکھا اُس نے مجھکو دوست رکھا اور جس نے مجھکو دوست رکھا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آں حضرت صلعم کی سنت سے محض محبت رکھنی آں حضرت صلعم کی محبت اور رفاقت کی باعث ہے اور اگر عمل کرے تو کیا کہنا۔ مگر جبتک کوئی حدیث کو نہ ملنے یہ ناممکن ہے۔

عن انس بن مالک مرسلا قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ۔ حضرت انس بن مالک بطریق ارسال روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں پر عمل کئے جاؤگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے ایک ان میں سے اللہ کی کتاب ہے اور دوسری اس کے رسول کی سنت (یعنی حدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے قرآن وحدیث میں سے ایک کو بھی چھوڑ دیا تو بیشک وہ گمراہ ہوگیا من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ (رواہ مسلم) جس نے میری فرمانبرداری کی تو بیشک اس نے خدا کی فرمانبرداری کی اور جس نے میرا خلاف کیا تو اُس نے بیشک خدا کا خلاف کیا۔

یہ مضمون بہت وسیع ہے مگر ہمنے بخوف طوالت اتنے ہی پر اکتفا کیا کیونکہ اگر مضمون طویل ہو جائیگا تو اخبار اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوگا اور ایک پرچہ میں نہ چھپ سکیگا۔

آخر میں ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمکو تادم واپسین قرآن وحدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور اتباع کتاب وسنت پر ہی ہمارا خاتمہ کرے اور متبعین کتاب وسنت کے زمرہ میں ہمارا حشر کرے آمین یارب العالمین۔

اسی ملت پہ اسی پیروئی سنت پر
اے خدا خاتمہ بالخیر ہمارا ہو جائے
شہرت کو دیکھو حشر میں یارب وہیں امسان
جس جا کھڑا لوائے شفیع الامم رہے

(الراقم العاجز عبد الحمید الہادی)

مذاکرۂ علمیہ

(مورخہ ۱۹ ربیع الاول)

از مولوی عبد الحمید صاحب از حیدرآباد دکن

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا الخ

اس آیت پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ما حرم کا مفعول الا تشرکوا بہ شیئا ہے تو گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے ہمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔ اسکا دفع یہ ہو کہ حرام کے دو معنے ہیں (۱) محفوظ اور نگہداشت۔ (۲) وہ فعل جس کا کرنا ممنوع ہے۔ پہلے معنے کے اعتبار سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ تم ان حدود کے اندر رہو وہ حدود یہ ہیں کہ شرک نہ کرو۔ والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اولاد کو بھوک کے خوف سے قتل مت کرو وغیرہ وغیرہ دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی آیت کا مطلب صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تمپر شرک کرنا حرام کیا ہے اور یہ مطلب نہ ہوگا کہ اللہ نے تمپر شرک نہ کرنا حرام کیا ہے اس وجہ سے کہ تحریم منہی عنہ پر وارد ہوتی ہے نہ نہی پر۔ اور منہی عنہ شرک ہے نہ عدم شرک واللہ اعلم بالصواب۔

(عبد الحمید از حیدرآباد دکن)

از مولوی محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳

جواب مذاکرہ علمیہ نمبر ۲ بابت آیت قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ الخ کا دو طرح پر ہے۔ اوّل یہ کہ آن ناصبہ مصدریہ قرار دیا جاوے اور ما حرم ربکم پر وقف ٹھیرایا جاوے تو معنے آیت کا یوں ہوگا کہدے آؤ میں تمکو وہ باتیں سناؤں جو تمہارے مالک نے تمپر حرام کی ہیں عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الی قولہ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ تمکو لازم ہے کہ تم کسی چیز کو خدا کا شریک مت ٹھیراؤ۔ ماں باپ سے احسان کرو" یہ وہ باتیں ہیں جنکے کرنیکا اللہ نے تمکو حکم دیا اسلئے کہ سمجھو۔ یعنی اللہ نے اپنے رسول سے فرمایا کہ تم ان مشرکوں سے جو عابد غیر اللہ محرم ما رزق اللہ قاتل اولاد ہیں اور یہ سب کام اپنی رائے فاسد وتسویل شیطان سے کرتے ہیں یہ بات کہدو کہ آؤ میں تمکو بھی خبر دوں اُس چیز کی جو اللہ نے حرام کی نہ ظن وتخرص سے بلکہ وحی وعلم وامر خدا سے۔ وہ حرام چیز شرک کرنا ہے ساتھ اللہ کے۔ یعنی اللہ نے اس امر کی تمکو وصیت کی ہے کہ تم کسی شے کو شریک باری تعالی نہ کرو جس طرح کہ آخر آیت میں فرمایا ہے ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ هکذا قال سید علامہ ابو طیب فی تفسیرہ و بہ قال مولانا مولوی وحید الزمان فی تفسیرہ و ذہب الیہ اکثر المفسرین:

اور اسی طرح سیاق آیت وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ کا ہے جو اس لئے کہ ترغیب وترہیب دونوں حاصل ہوں صورت دوم یہ کہ اگر حرم بمعنے اوجب ہو جیسا کہ امام کسائی نے بزرآیت وحرام علی قریۃ بمعنے واجب کئے ہیں تو معنے یوں ہوگا کہدے آؤ میں سنادوں جو واجب کیا ہے رب تمہارے نے تمپر یہ کہ نہ شریک کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو الخ جیسا کہ آیت وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اس کی شاہد ہے۔ میرے فہم میں صورت اولی راجح ہے اور ثانی مرجوح۔ ھذا ما ظھر لی ربی واللہ اعلم۔

(حررہ احقر محمد اکبر خریدار ۳۷۶۳ بن الحکیم امام الدین مرحوم ساکن تھنیاں)

(۱۵۱) [illegible]

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۱۳۴ - ملک عرب کا رواج چونکہ دستار بندی ہے لہذا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صافہ باندھتے تھے یا ٹوپی بھی رکھ لیتے تھے اور اگر صافہ باندھتے تھے تو ٹوپی رکھکر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے یا نہ - اور اگر آپ صافہ سے نماز پڑھتے تھے ٹوپی پہن کر پڑھنے سے حرام یا مکروہ نہیں سمجھتے تھے تو اب ہم لوگ صافہ باندھکر پڑھیں یا ٹوپی پہنکر - اور اہل روم جو ہمیشہ سے ٹوپی رکھتے ہیں - ان کی نماز کا کیا حال ہے - امام اگر ٹوپی سے نماز پڑھے اور مقتدی صافہ باندھے کھڑے ہوں تو کیا امام کا فعل مقتدی پر اثر کر سکتا ہے - (غلام اللہ کاتب از ہوشیارپور)

ج نمبر ۱۳۴ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے - حدیث شریف میں ہے ایک دفعہ آں حضرت نے جنت کے مکانوں کی بلندی بتلاتے ہوئے سر مبارک اونچا کیا تو آپ کے سر سے ٹوپی اتر گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آں حضرت ٹوپی بھی پہنا کرتے تھے - نماز کی بابت تو خاص احادیث صحیح ہیں چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون پر باب مقرر کیا ہے -

باب الصلوٰۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ

اس باب میں حدیث لائے ہیں ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلے فی ثوب واحد قد خالف بین طرفیہ - یعنی آں حضرت نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کی دو طرف دونوں کندھوں پر ڈالیں - اسی باب میں امام بخاری ایک اور حدیث لائے ہیں ان سائلا سأل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی ثوب واحد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولکلکم ثوبان یعنی ایک آدمی نے آنحضرت سے سوال کیا کہ ایک کپڑے میں نماز ہو سکتی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ یہ جواب بھی دلالت کرتا ہے کہ ایک کپڑے میں بھی نماز جائز ہے -

صحیح مسلم میں حدیث ہے ایک صحابی کے کپڑے کھونٹی پر رکھے تھے اس نے سر ننگے نماز پڑھی ایک شاگرد کے سوال کرنے پر کہا میں نے اس لئے ایسا کیا ہے کہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے : نتیجہ یہ ہے کہ نماز سر ننگے بھی جائز ہے تو ٹوپی سے کیوں جائز نہ ہو (بخاری جلد اول صفحہ ۵۱) امام ٹوپی سے ہو اور مقتدی پگڑی سے تو کوئی حرج نہیں -

س نمبر ۱۳۵ - بعض لوگ کہتے ہیں کہ حنفی امام کے پیچھے اہلحدیث کی نماز نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ اہل حدیث رفع یدین کرتے اور سینہ پر ہاتھ باندھتے ہیں؛ کیا یہ ٹھیک ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۵ - اہلحدیث کی ہر ایک کے پیچھے نماز جائز ہے - حدیث میں آیا ہے صلوا خلف کل بر و فاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو - امام بخاری نے باب مقرر کیا ہے - امامۃ المفتون والمبتدع اہلحدیث کا رفع یدین کرنا حنفی کے ساتھ یا پیچھے نماز پڑھنے کے مخالف نہیں یہ سب خود غرضوں کی بنائی ہوئی باتیں ہیں - ہاں امام مقرر کرنے کے وقت عالم صالح دیکھنا چاہئے -

(ارد اخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۳۶ - ایک چینا قوم کا نے ایک شخص کا حقہ ایک دفعہ منہ میں ڈالدیا - اور وہ چینا کی زبان دوسری تھی یعنی نہ وہ کسی کی بات سمجھتا تھا اور نہ اس کی زبان کوئی سمجھتا تھا جس شخص کا حقہ تھا اس نے ۱۲ ار میں وہ حقہ خرید کیا تھا لیکن اب اس چینے کا فکر ڈرا کر اور دھمکی دیکر مبلغ دو روپیہ بالعوض اس حقہ کے لئے اور وہ حقہ اسی کے حوالے کر دیا - اس چینے نے اس حقہ کو اسی وقت توڑ ڈالا کیونکہ چینے لوگ اس حقہ کو استعمال نہیں کرتے - اب سوال یہ ہے کہ عمر جو قیمت خرید سے زیادہ لے گئے شرعاً جائز ہیں یا نہیں اور عمر وہ شخص لے سکتا ہے اس وقت اس چینے سے جتنا چاہتے ڈرا کر لے سکتے تھے -

(منشی علی حسن خان شہر مجینہ)

ج نمبر ۱۳۶ - اصل قیمت سے جتنا زیادہ لیا ظلم ہے اس کو واپس کرنا چاہئے واپس نہ کرینگے تو خدا کے نزدیک وہ دعویدار رہیگا -

س نمبر ۱۳۷ - اگر دوکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آئے اور قیمت دیجائے - یا دوسری دوکان سے خرید کر لایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اس کی بھولے ہوئے مال اور چیز کو کیا کیا جاوے (ایضاً)

ج نمبر ۱۳۷ - بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اسکو پہچان کر استعمال کرلیں کبھی اس کا مالک آجائے تو قیمت دیدیں -

س نمبر ۱۳۸ - جنازہ کی نماز پڑھنے کے وقت چاروں تکبیر میں رفع یدین جائز ہے یا پہلی تکبیر میں کیونکہ محی الدین نومسلم (مرحوم) نے ایک رسالہ تصنیف کیا اس میں آپ لکھتے ہیں اور حوالجات پیش کرتے ہیں کہ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کی جلد دوم کے صفحہ ۳۴ میں تو اب وہ حدیث کس درجہ کی ہے قابل حجت ہے یا نہیں - اور سپارہ پانچواں صحیح بخاری فتح الباری میں حدیث ہے حضرت انس سے کہ استفتح الصلوٰۃ ہے یعنی پہلی تکبیر میں رفع یدین ہے اور باقی میں نہیں اسکا ازراہ مہربانی خلاصہ کے طور پر جواب فرمادیں -

(ابوسلیمان محمد عثمان جلال پور ضلع مالدہ)

ج نمبر ۱۳۸ - نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا ایسا ثابت ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب سے بھی اس کے متعلق روایت آئی ہے جو مولانا عبدالحی مرحوم نے حاشیہ شرح وقایہ میں لکھی ہے پس رفع یدین نماز جنازہ میں مستحب ہے -

س نمبر ۱۳۹ - مردے کو گھر سے نکال کر قبر میں لیجانے کے وقت پاؤں کو آگے لیجاویں یا سر کیطرف آگے کر کے لیجاویں

ج نمبر ۱۳۹ - دونوں طرح جائز ہے پاؤں پہلے نیچے کو کرنا اولیٰ و انسب ہے کیونکہ الٹا کرنے میں ایک قسم کی توہین ہے

س نمبر ۱۴۰ - مردے کو قبر میں رکھکر مٹی ڈالنے کے وقت دبانا اور روندنا جائز ہے یا نہیں (محمد عثمان جلالپور)

ج نمبر ۱۴۰ - زمین نرم ہے تو دبانا جائز ہے اسمیں کوئی حرج نہیں ●

س نمبر ۱۴۱ - عیدین کی نماز میں رفع یدین ہے یا نہیں؛ **ج نمبر ۱۴۱** - عیدین کی نماز میں رفع یدین ایسی ثابت ہے کہ حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں (ارد اخل غریب فنڈ)

ahmadmuslim.de

متفرق نوٹ

تقریظات محدوث مادہ، اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب (مرزائی) اور ایک آریہ کی مادہ کے متعلق بحث ہے۔ گو اس مضمون میں کافی نہیں تاہم معلومات کا ذخیرہ قابل دید ہے لکھائی چھپائی وغیرہ اچھی ہے قیمت ۴ر

تفسیر نوری مولوی حکیم نور الدین صاحب قادیانی کے درس قرآن کے مختلف نوٹ ہیں جو مولوی محمد علی موصوف نے مرتب کرکے پہلا پارہ شائع کیا ہے۔ چونکہ قادیان کا اور ہمارا مذاق الگ الگ ہے اس لئے ہمارا یہ کہنا کہ اس تفسیر میں نقص نہیں بھی ہیں کوئی محل تعجب نہیں۔ تاہم معلومات کے شائقین کے لئے قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت اچھے ہیں۔ دونوں کا پتہ:۔ دفتر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور۔

ایک سوال السلام علیکم و رحمۃ اللہ کے بعد گزارش ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا تک تو اکثر نام یاد ہیں اور سب کو واقفیت ہے مگر نانا نانی وغیرہ کا حال معلوم نہیں یہاں اہل علم اکثر غوض کر رہے ہیں پتہ نہیں ملا۔ لہذا مکلف خدمت ہوں کہ براہ نوازش آنحضرت صلعم کی والدہ اور نانا نانی پڑنانی وغیرہ کے اسماء لکھکر ضرور مطلع فرمایئے

(سید محمد شاعر الحق از ماچھی واڑہ)

شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ حافظ عبد الکریم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی سے محمد بخش کو اپنے مذہب میں لا رہا تھا میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعوےٰ کیا بلکہ بعض نبیوں سے فضل بنے ہیں۔ اس نے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہل حدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے سب لوگ حیران رہ گئے محمد بخش نامی جو قادیانی ہونے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمد للہ یہ سب اخبار

اہل حدیث کی برکت ہے (عبد الکریم)

ایک اور کتاب مفت رسالہ فتح الغفور فی وضع الایدی علے الصدور حسب اجازت مولوی عبد الحمید صاحب اٹاوی (جنھوں نے رسالہ مذکورہ طبع کرایا ہے) اب مفت تقسیم کیا جائیگا۔ اور جو لوگ ہدیہ المہدی کی جلدیں حسب اعلان سابق طلب کر چکے ہیں ان کو بجائے رسالہ عمدۃ الرفیق کے فتح الغفور (عربی و اردو) بھیجا جائیگا۔ اس لئے کہ عمدۃ الرفیق تمام ہو چکا اطلاعاً تحریر ہے فقط

(خاکسار محمد ابو القاسم بنارس محلہ دارانگر)

یاد رفتگان ہماری پھوپھی صاحبہ کا نواسہ سید مسعود انتقال کر گیا انا للہ (سید ابو الحسن ہمشیرہ زادہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی)

میرا بھائی محمود جان والدین معمر اور کم لڑکیاں چھوڑ کر انتقال کر گیا انا للہ (عبد الرحیم از پشاور)

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

اطلاع شرعی مسئلہ کے جواب کے لئے ۲ پائی اور وراثتی سوال پر ۲ ار فی بطن اور بطنی سوال کے ساتھ ۲ ر غریب فنڈ کے واسطے آنے چاہئیں۔ ورنہ عدم اندراج کی شکایت معاف۔

غریب سائل جو اخبار کی قیمت نہیں دے سکتے وہ ایک روپیہ سالانہ داخل بغرض محصول بھیجا کریں حسب گنجائش نمبر وار ان کو اخبار ملیگا۔ خالی درخواست کوئی چیز نہیں۔

انجمن اخوان الصفا کا حساب اہل حدیث ۱۶ر اپریل میں غلط درج ہوا۔ کل آمد ۱۸ عہ میزان خرچ ۵ ۱ بقایا ۱۲ عہ

ممبران انجمن کو انجمن کی ترقی کا خیال ہونا چاہئے یہی ایک انجمن ہے جو مسلمانوں خصوصاً علما کو ایک مضبوط بے رخنہ دیوار کی طرح بنا دیتی ہے۔ مولوی حبیب اللہ موضع ڈھولن ڈاک خانہ چک پیرو ضلع سیالکوٹ داخلہ مرحومیاں علیحدہ امام مسجد تلونڈی خودگراں ڈاکخانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر

میزان جمع ۱۲

دُم دار ستاروں کی نسبت کیا خیال کرتے ہو؟

ہیئت دان کہتے ہیں کہ دُم دار ستارے بڑے بڑے لمبے چکروں میں گردش لگاتے ہیں سالوں اور صدیوں تک گردش کرتے کرتے دور بھی نکلجاتے ہیں۔ ان کے سعد و نحس پر اکثر خیالات کئے جاتے ہیں مگر سوائے خدا تعالیٰ کے اس راز کو کوئی نہیں جان سکتا۔ جہلا ان کو اکثر نحس و منحوس جانتے ہیں کہ وبا قحط ہوتے ہیں، سلطنتوں پر بربادی آتی ہے۔ مگر ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ دُم کیا چیز ہے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب ایسے ستارے سورج کے قریب تر آجاتے ہیں تو ان کے اندر کے معدنیات گرمی سے روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک دُم دار ستارہ جو پانچ چھ سال ہوئے کہ مغرب سے نمودار اور غروب ہوا تھا اس کی دُم کی کیفیت کو میں نے قریباً ۲ ماہ دوربین سے ہر شب بڑے غور سے ملاحظہ کیا اور اخیر پر قریباً ۲ روز بہت نکمے سے دیکھا۔ کیا سمجھا کہ یہ دُم ہی ہر روز خود بخود کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ وہی ستارہ بے دُم ہو گیا۔ یعنی صرف اس کی دُم اڑ گئی اور ستارہ موجود تھا سائنس دان اس پر کیا جواب دے سکتے ہیں آیا میرا تجربہ درست ہے یا غلط؟

(ایک ہیئت دان)

درخواست میرا باپ جو پرانا اہلحدیث اور اہلحدیثوں کی مسجد واقع کٹرہ حکیماں کا امام تھا قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ اس کے بعد ہمارا ذریعہ معاش کچھ نہیں رہا ہم دو بھائی، ایک بہن، اور ایک والدہ کل چار کس ہیں میں اسلامیہ سکول میں نویں جماعت میں پڑھتا ہوں میرا چھوٹا بھائی دوسری جماعت میں ہے۔ سکول والے مجھے دو روپے (ماہوار) وظیفہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ قلیل رقم اخراجات کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ کوئی صاحب میرا کچھ وظیفہ مقرر فرماویں جس سے غریبانہ گذر ہو سکے تو میں مع دیگر یتیموں کے ان کے حق میں دعا کرونگا۔ (خاکسار عبد الرب امرتسر کٹرہ حکیماں معرفت دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اخبار جنگ

جنگ کے متعلق مجمل اور اہم خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۲ سے ۱۹ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں کی سرگرمیاں کچھ کام نہ آسکیں۔ انہوں نے پانچ تجارتی جہازوں پر تار پیڈو پھینکے جن میں سے دو کنارے پر لائے جا سکے اور باقی غرق ہو گئے۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن فوجی پناہ گاہوں اور ایک کوچ کرتی ہوئی فوج پر گولے برسائے۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز اور ہوائی جہازوں نے غازہ کے نواح میں ترکی کیمپ پر گولہ باری کی۔

ایک انگریزی تجارتی جہاز کے کپتان کو ۵۰۰ روپیہ انعام ملا ہے کیونکہ اس نے اپنے جہاز کو ایک جرمن آبدوز کشتی کے حملے سے کمال چابکدستی سے بچا لیا تھا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے کئی مقامات پر بم کے گولے پھینکے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

متحدہ جہازوں کے بیڑے نے پھر دردانیال کے دہانے کے قلعوں پر گولہ باری کی۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ دردانیال میں بارش اور دھند کی وجہ سے ہوائی جہاز کام نہیں کر سکتے۔

ایک جرمن ہوائی جہاز نے نانسی (فرانس) پر بم پھینکا جس سے دو مکانوں میں آگ لگ گئی۔

چار جرمن ہوائی جہاز فرانسیسی توپخانہ نے گرا لئے۔

قیصر جرمن نے سلطان المعظم کو جنرل وان در گولٹز کے ہاتھ اول درجہ کا تمغہ (آہنی صلیب) بھیجا ہے۔

بصرہ کے قریب مقام شیبا پر ترکی اور ہندوستانی فوجوں میں ایک زبردست معرکہ ہوا۔

قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی رسالے کے چھوٹے چھوٹے دستے نہر سویز کے قریب ... رہے ہیں۔

روسی فوجیں کوہ کارپیتھین میں سوائے درہ ازوک کے تمام دروں پر قابض ہو کر ہنگری کے میدانوں کو دھمکی دے رہی ہیں۔

اس خطرہ کو محسوس کر کے آسٹروی جنگی محکمہ نے جرمنی سے کمک طلب کی۔

پہلے تو یہ خبر آئی تھی کہ جرمنی نے آسٹرویوں کو کمک پہنچانے سے عاجز ہو کر آسٹریا کو اجازت دیدی تھی کہ وہ روس سے صلح کر لے

لیکن بعد میں خبر آئی کہ قیصر جرمنی خود فوجیں لیکر کوہ کارپیتھین کے میدان جنگ میں پہنچ گیا ہے اور جہاں ... جرمن اور آسٹروی فوجوں کی کمان کر رہا ہے۔

آسٹرویوں نے جرمن فوجوں کی مدد سے روسی فوجوں کو نہ صرف آگے بڑھنے سے روک لیا ہے۔ بلکہ اب وہ روسیوں کو ... الٹ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آسٹروی فوجیں جنوب مشرقی گلیشیا میں ابھی جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں جہاں انہوں نے بہت سے حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

غرضیکہ اس وقت کوہ کارپیتھین میں نہایت خوفناک جنگ ہو رہی ہے جس پر تمام دنیا کی نظریں لگ رہی ہیں

مغربی میدان جنگ میں اس ہفتہ کا نہایت اہم واقعہ لس ایار جز کی تسخیر ہے۔

لس ایار جز کو جرمنوں نے نہایت مستحکم کر رکھا تھا۔

جرمن کمانڈر کا خیال تھا کہ خواہ ایک لاکھ فوج کا بھی نقصان ہو جائے لیکن لس ایار جز سے نہیں ہٹنا چاہئے کیونکہ یہ نہایت مستحکم مورچہ تھا۔

لیکن فرانسیسی فوجوں نے نہایت جانبازانہ حملہ کر کے اس کو فتح کر لیا۔ تمام میدان جنگ جرمن لاشوں سے اٹا پڑا ہے۔

مغربی میدان جنگ کے باقی تمام حصوں میں معمولی چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوتی رہیں۔

پوپ نے متخاصمین میں صلح کرانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن امریکن اخبارات لکھتے ہیں کہ مصالحت کی سعی قبل از وقت ہے۔

مسٹر ہارکورٹ نے دیوان عام میں اعلان کیا کہ شرائط صلح کے متعلق برطانوی مقبوضات سے کامل مشورہ لیا جائیگا۔

انگلستان میں ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء تک ۳۲ ہزار عورتوں نے جنگ کے متعلق اپنی خدمات پیش کیں۔

گورنمنٹ انگلستان نے سامان جنگ کی تیاری کے انتظام کے لئے ایک باثر کمیٹی مقرر کی ہے۔

دیوان عام میں مسٹر ٹینینٹ نے اعلان کیا کہ ۱۱ اپریل تک انگریزی سپاہ کا کل نقصان ایک لاکھ ۳۹ ہزار ۳ سو ۴۷ تک پہنچ گیا۔

جرمن جنگی جہاز ڈریسڈن کو انگریزی جنگی جہازوں نے ساحل چلی کے قریب غرق کر دیا تھا اس پر حکومت چلی نے انگلستان پر اعتراض کیا کہ ساحل چلی پر کیوں انگریزی جہازوں نے جنگ کی۔ اس پر سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجہ انگلستان نے گورنمنٹ چلی سے معذرت کی ہے۔

ایک باربرداری کا جہاز سویز سے زخمیوں اور بیماروں کو لیکر بمبئی پہنچا ہے۔

ہردوار میں ہندوؤں کا ایک میلہ ہر بارہ برس کے بعد ہوا کرتا ہے جس میں لوگوں کا سخت ہجوم ہوتا ہے مہینوں پہلے سے لوگ وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس دفعہ کے میلہ میں جو ۱۵ اپریل کو ہوا ۴۲ آدمی بھیڑ میں کچل کر مر گئے۔

پیرس کے اخبارات لکھتے ہیں کہ جرمنی کے حکام نے اٹلی میں مال بھیجنا بند کر دیا ہے۔

آنریبل سید امام علی ممبر قانونی گورنمنٹ ہند نے ایک ہزار روپے دہلی کے طبیہ کالج کو دئے ہیں۔

جنگ کے سبب جرمنی کی تجارت بند ہو گئی ہے۔ اور جاپان کی تجارت دن بدن بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے

ahmadimuslim.de

سلسلۂ علوم قرآن عظیم الشان

محمدات سراپردہائے قرآنی — چہ دلبرند کہ دل مے برند پنہانی

قرآن مجید حضور اکرم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ اثبات اعجاز قرآن کے لئے خود قرآن مجید کا وجود کافی و وافی ہے۔ ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + گر دلیلت باید از وے رو متاب لکن مخالفین اسلام کیوں ماننے لگے۔ وہ تو یہی کہیں گے۔ کہ بعض مسلمانوں کا ایک اعتقادی مسئلہ ہے جس پر کوئی موجودہ شہادت اور عقلی دلیل نہیں ہے۔ ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم + چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ قرآن مجید کی ترتیب اور نسق آیات اور شروع سے آخر تک عبارت کا تسلسل اس امر کو صاف بتلا رہا ہے۔ کہ ایک جملہ تو کیا ایک لفظ بھی بے ربط اور بے ضرورت اور خلاف تہذیب نہیں ہے۔ یہ خود دلیل ہے کہ یہ کلام کلام الٰہی ہے۔ دوسری دلیل قرآن کے کلام ربانی ہونے پر یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم (روحی فداہ) امی تھے۔ نہ کسی مدرسہ میں آپ نے تعلیم پائی تھی۔ نہ کسی معلم سے کچھ سیکھا تھا۔ باوجود اس کے آپکی زبان مبارک سے ایسے آیات وکلمات کا نکلنا جس میں صدہا قسم کے نکات علمیہ اور اسرار حکمیہ موجود ہوں جن کے سننے سے ایک عالم حیران و ششدر رہے۔ اس سے بڑھکر کیا اعجاز قرآن کا ثبوت ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جس میں تمام علوم کے مضامین موجود ہیں۔ متعدد آیات قرآنی سے قرآن مجید کا جامع علوم ہونا معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی جامع مختصر مفید کتاب جس میں اخلاقی۔ الٰہی۔ عقلی۔ طبعی۔ ریاضی۔ تصوفی۔ فقہی۔ مسائل موجود ہوں۔ ہم اس سے غافل رہیں۔ اگرچہ قرآن مجید کے سمجھانے اور سمجھنے کے لئے سینکڑوں تفاسیر عربی اور فارسی اور اردو زبان میں تصنیف ہوئی ہیں لیکن قرآن پاک میں جو علوم ہیں۔ ان کو الگ الگ منقح کرکے کسی نے اردو زبان میں مدون نہیں کیا۔ تاکہ ہر ہر علم کے مسائل جو اس علم سے متعلق ہوں۔ ایک ہی جگہ شواہد قرآنی کے ساتھ مل جائیں۔ گو عربی زبان میں اس کا کافی ذخیرہ ہے۔ لیکن اردو میں اب تک اس کا کوئی سلسلہ قائم نہیں ہوا۔ الحمد للہ اس ضرورت کو محسوس کرکے جناب **مولوی ابوالبرکات محمد عبید اللہ صاحب** مولوی فاضل (پنجاب) نے سلسلۂ علوم قرآن کا قائم کیا ہے۔ یہ سلسلہ الگ الگ کتابیں وقتاً فوقتاً شائع کریگا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنی بقیہ زندگی کو یہی خدمت قرآن کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل وکرم سے اس کا اجر جمیل عطا فرمائے۔ اور سلسلہ علوم قرآن سے عام وخاص مسلمانوں کو فائدہ بخشے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں حسب فصاحت و بلاغت کے متعلق (۱) علم الاستفہام من القرآن نمبر (۱) علم الامر من القرآن نمبر (۲) علم النہی من القرآن نمبر (۳) چھپ چکے ہیں۔ ان رسالوں کی قیمت مع محصول ۸ ہے جن صاحب کو اشاعت علوم قرآن کی تفصیلی کیفیت دیکھنا منظور ہو۔ وہ تفصیلی اشتہار نمبر ۱ جسکا نام اشاعت علوم قرآن مجید و اظہار اعجاز قرآن مجید ہے۔ جس میں سلسلۂ علوم قرآن کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ کن کن علوم سے بحث کریگا۔ اور انکی اشاعت کیسی ہوگی وغیرہ۔ بلا محصول مفت۔ اور رسالے قیمت بھیجکر یا بذریعہ ویلو ذیل کے پتہ سے منگوائیں

المشتہر حافظ عبد المجید وظیفہ یاب علاقہ پائگاہ نواب وقار الامرا بہادر مرحوم ساکن ملک پیٹ نمبر مکان ۱۸۹/۴ حیدرآباد دکن۔

مومیائی

۳۱/۵۴

مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ جو بالن یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد وعورت۔ بوڑھے بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت فی چھٹانک ۱۲ آنے۔ آدھ پاؤ ۳ روپے پاؤ پختہ ۶ روپے مع محصول ڈاک وغیرہ سوا ممالک سے محصول علاوہ

(۴۹۵)

تازہ شہادات

جناب مظفر خاں صاحب فتا بند حوالدار لکھنؤ سے رقمطراز ہیں کہ بندہ نے آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی۔ جو کہ نہایت کارآمد ثابت ہوئی۔ لہٰذا اب براہ مہربانی دو چھٹانک مومیائی روانہ کریں (۱۷ مارچ سنہ ۱۵ء)

جناب ایم عبد الخفو صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں جناب سے میں چند مرتبہ مومیائی منگوا چکا ہوں۔ جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب ایک چھٹانک مومیائی اور جلدی ارسال فرمادیں۔ (۲۲ مارچ سنہ ۱۵ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب منیجر سعید المطابع بنارس تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے قبل ایک فرمائش مومیائی کی ارسال کر چکا ہوں امید ہے آپنے پارسل بھیجدیا ہوگا۔ میں کہاں تک آپکی اس مومیائی کی تعریف کروں۔ واللہ مجھی سود مند ہے۔ اب ایک چھٹانک شکراللہ صاحب محمد دانا نگر کے نام بھیجدیجئے۔ (۱۸ مارچ سنہ ۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر (پنجاب)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے بالعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنے کے علاوہ منی کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان سے بہتر کوئی دوا نہیں عہ

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۲ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص میں اصلی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال کو فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب دلخواہ پیدا ہوتی ہے عمہ

حبوب بواسیر ہر قسم

بادی ہو یا خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے عمہ

سرمہ مقوی چشم

اس سرمہ کے استعمال سے ضعف جالا سفیدہ۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہو کر سادہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی ہے فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی ہو۔ صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی تولہ ۸ ہر

ملنے کا پتہ

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اشتہار عام

۹/۱۰

ہماری دکان میں لونگی۔ بیگہ سوتی۔ ریشمی و زردار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا شکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور دوکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاوے گی۔

المشتہر

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویت الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی اصلاح ہے۔ ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً واعظوں کے لئے بہت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/ مع محصول ۱۲/ ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (معرفت دفتر اہلحدیث امرتسر)

سراج اللاعین المعروف جامع العلوم
اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط

کتاب کا نام ہی سُنکر معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف و حدیث شریف سے لیکر عالمگیری و ہدایہ وغیرہ معتبر کتب اور احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین اور مثنوی روم سے لیکر ہر بیان۔ مگر مختصر ہر مضمون کو جامع ہے۔ اور ایک مضمون کو دوسرے مضمون سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول۔ پہلا حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں۔ قیمت ہر دو حصہ ۸ مع محصول ڈاک ... ہو۔ تو محصول ڈاک معاف ... پہلے منگوالیں ایک روپیہ کے خریدار سے چار دل عدد مع محصول ڈاک اور تقلید شخصی اور بشارت محمدی مفت دی جاویگی تبادلہ کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب پانسو صفحہ کی ہوگی۔

المشتہر

عبد العزیز ولد مولوی ابو الحسن صاحب مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ شریف و تجلی آسمانی و کامل بیانی وغیرہ موضع بنجگراؤں ڈاکخانہ رجہانہ ضلع سیالکوٹ

نصیحت الواعظین باوصاف سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں مثالی ہے مسلمان بھائیوں کو نور قلب کو سرور اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً ان آیات سے شروع کیا گیا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں پھر ان کا ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل جمیلہ باحادیث و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار و مثنوی مولانا روم دلچسپی کے لائق کئی ہے۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً تو تمام اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلباء مدارس اسلامیہ کیلئے بہت مفید و کارآمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اسے بہ نقد جان خریدے تو بجا اور زیبا۔ قیمت فی جلد مع محصول ۸/ ہر طالب علم کو رعایت ایک کتاب فضائل محمدیہ نصف قیمت ۲/ میں دی جاویگی۔ فرمائش میں اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے۔ ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی بانس بریلی محلہ گڈھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھسے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے۔ اسکو اتنی رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی۔ محصول وی پی میرے ذمہ ہے۔ سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی ۱۲/ رعایتی عہ حضور نماز مصنفہ مولوی سید احمد حسن صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب ۲/ رعایتی عہ سہو عن یدی فی الجمع القرآنی ۔ عہ رعایتی عہ ترجمان القرآن ہر سورہ پنجم جلد چھپ دہلی تقطیع کلاں عہ رعایتی عہ تحفۃ الہند انگریزی مصنفہ شیخ عبد اللہ صاحب نومسلم ... رعایتی عہ

عبد الغفار تاجر کتب محلہ قدیرآباد شہر ملتان بیرون دروازہ لوہاری

اہلحدیث امرتسر ... ۳۸۲
جناب ... محمد الجعفری ...

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں لالہ گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل، مالک نے شائع کیا